



سوال

(295) وٹہ سٹہ کی شادی کے متعلق شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شرعی طور پر وٹہ سٹہ کی شادی کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وٹہ سٹہ کی دو صورتیں ہیں کہ کسی شخص نے لپٹنے بھائی کو اپنی بیٹی کا رشتہ دے دیا، اس کے بعد اس نے اپنی بیٹی کا رشتہ لپٹنے بھائی کے بیٹے سے کر دیا، نکاح کرتے وقت کوئی شرط وغیرہ نہیں رکھی گئی، اس کے جائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے، دوسری قسم وٹہ سٹہ ارادی ہے، یعنی نکاح کرتے وقت یہ شرط کر لی جائے تم اپنی بیٹی کا رشتہ میرے بیٹے سے کرو گے، اسے شریعت کی اصطلاح میں ”شغار“ کہتے ہیں۔ شرعی طور پر ایسا کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ حدیث میں بیان ہے کہ شغار کا اسلام میں کوئی وجود نہیں ہے۔ [صحیح مسلم، النکاح: ۳۳۶۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع کیا ہے [صحیح بخاری، النکاح: ۵۱۱۲]

حدیث میں شغار کی تعریف میں الفاظ کی گئی ہے: ”کوئی آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ دوسرا بھی اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کرے گا اور درمیان میں کوئی حق مہر نہ ہو۔“ [صحیح بخاری، الحجلی: ۶۹۶۰]

بعض علما کا خیال ہے کہ اگر درمیان میں مہر رکھ دیا جائے تو نکاح شغار کے دائرہ سے نکل جاتا ہے، حالانکہ اس تعریف میں حق مہر کا ذکر اتفاقی ہے احترازی نہیں ہے، جیسا کہ ایک اور حدیث میں ہے کہ عباس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا نکاح عبد الرحمن بن حکم سے کر دیا اور عبد الرحمن نے اپنی بیٹی عباس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے عقد میں دے دی، انہوں نے درمیان میں مہر بھی رکھا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جب اس نکاح کا علم ہوا تو انہوں نے لپٹنے گورنر مروان کو دینے میں خط بھیجا کہ ان کے درمیان فوراً تفریق کرادی جائے کیونکہ یہ وہی شغار ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔ [البدواؤد، النکاح: ۲۰۷۵]

جب معاشرتی طور پر نکاح شغار کو دیکھا جاتا ہے کہ مہر ہونے یا نہ ہونے سے اس کی قباحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کیونکہ جب خرابی پیدا ہوتی ہے تو دونوں گھرا جڑ جاتے ہیں، حالانکہ قصور ایک کا ہوتا ہے اور دوسرا بلاوجہ زیادتی کے لئے تنگہ مشق بن جاتا ہے، لہذا اس قسم کے نکاح سے اجتناب کرنا چاہیے، اگرچہ احناف کا موقف ہے کہ اگر اس قسم کا نکاح ہو جائے تو درمیان میں حق مہر رکھنے کے بعد اسے سند جواز مہیا کی جاسکتی ہے لیکن اس قسم کی حیلہ گرمی کا اسلام میں کوئی وجود نہیں ہے۔ وٹہ سٹہ کا نکاح سرے سے منع نہیں ہوتا۔



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى اصحاب الحديث

جلد: 2 صفحہ: 311